8961-جہاد کا حکم

سوال

کیا اس وقت ہم پر جہاد فرض عین ہے، کیونکہ ہر طرف سے دشمن اسلام نے یلغار کر رکھی ہے، اور مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہے ؟

اور جو لوگ بیٹھ رہے ہیں وہ حیلہ کی استطاعت نہیں رکھتے ان کا حکم کیا ہے، لیکن یہ ہے کہ اگر امام المسلمین انہیں جہاد میں نکلنے کا کہے تو وہ اس کی بات تسلیم کرتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کرنے لگیں گے، انہیں ان حالات نے روک رکھا ہے جو امت مسلمہ کو درپیش ہیں کہ ان میں غیر اللہ کے قوانین کا نفاذ کیا جا رہا ہے، دلائل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

اعلاء کلمۃ اللہ، اور دین اسلام کی
حمایت، اور دین اسلام کی نشر و تبلیغ کو ممکن بنانے، اور دین اسلام کی حرمت کی
حفاظت کرنا ہر مسلمان شخص پر فرض ہے جو اس کی طاقت و استطاعت اور قدرت رکھتا ہو،
لیکن کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جو لشکر روانہ کرے، اور انہیں منظم کر کے رکھے؛ تا
کہ بد نظمی نہ پھیلے اور ایسی چیز پیدا ہونے کا خدشہ نہ رہے جس کا انجام اچھا نہیں؛
اسی لیے اس کی ابتداء اور اس میں داخل ہونے کے لیے مسلمان حکمران اور ولی الامر کا
بہت بڑا دخل ہے.

اس لیے علماء کرام کو اس کام کے لیے
اٹھ کھڑے ہونا چاہیے، تو جب یہ شروع ہو اور مسلمانوں کو اس جہاد میں نکلنے کے لیے
کہا جائے تو جو شخص بھی اس میں شامل ہونے کی طاقت و استطاعت رکھتا ہو اسے اللہ کے
لیے اخلاص کے ساتھ، اور حق کی مدد و نصرت کی امید رکھتے ہوئے، اور دین اسلام کی
حفاظت و حمایت کے لیے اس دعوت کو قبول کرنا چاہیے، اور ضرورت ہونے اور کسی عذر کے
نہ ہونے کے باوجود جو شخص جہاد سے پیچھے رہے وہ گنہگار ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے،
اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام
پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.